جن حضرات کو رسالہ کی ضرورت ہو سیٹھ حاجی اسمٰعیل للحاجی محمد صاحب تیراٹی عشری محلہ بمبئی سے بلاقیمت طلب کر سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح الخیال احوالِ مسیح البنغال

(مولوی حافظ عبد الغفار راشد دہلوی کی قلم سے)

ناظرین کرام پر واضح ہو کہ اس فقیر نے ان دنوں ایک رسالہ صیانۃ الایمان رد مسیح القادیانی شائع کیا تھا جنمین قادیانی مذہب کے عقائد باطلہ کو آیات قرآنی واحادیث نبوی صلعم سے غلط ومردود ثابت کیا ہے۔ الحمد للہ کہ صدہا آدمی اس رسالہ کے پڑھنے سے اس خلاف شریعت مذہب سے علیحدہ ہو گئے اور ہزارہا نفوس انسانی کو قادیانی مسیح کے مکائد شدائد سے آگاہی ہو گئی ۱۹ ر صفر ۱۳۲۷ھ مطابق ۴ ر نومبر کے اخبار مفید روزگار مین ایک مضمون بہ عنوان اشتہار معیار الاخبار شائع ہوا یہ تحریر مسٹر خلیل احمد قادیانی کی ہے جو غلام احمد صاحب قادیانی کے چیلے ہین اور اپنے گروکی ناجائز حمایت اور غلط عقیدہ کی اشاعت کے لئے بمبئی مین رونق افروز ہین۔

ہمارے دوست خلیل احمد صاحب نے ہمپر بہت ہی غصہ کیا ہے اور اس جرم پر کہ ہمنے

صیانۃ الایمان کیون لکھی سخت نالان وناراض ہین سوای ہمارے اور بھی علماء کرام کی شان مین آپنے بے ادبانہ الفاظ مثل محرمی علماء و ڈرپوک مولوی وغیرہ غیر مہذب کلمہ استعمال کئے ہین اور اس تحریر سے اپنی لیاقت کا کافی ثبوت دیدیا ہے
صیانۃ الایمان باوجود مختصر ہونیکے پندرہ احادیث کی دلیلانہ قوت سے قوی اور صداقت سے لبریز ہے۔ مرزائی بہادر نے اپنی تحریر مین نہ تو ہماری کسی حدیث کے جواب مین حدیث سنائی اور نہ کوئی آیت شریف بتائی ہمنے آٹھ حدیثون سے امام مہدی کا بنی فاطمہ سے ہونا ظاہر کردیا اور پانچ حدیثون سے مسیح علیہ السلام کا منارہ دمشق سے نزول فرمانا بھی بتادیا۔ ضرور تھا کہ مرزائی صاحب مہدی علیہ السلام کو مغل زادہ ہونا اور مسیح کا قادیان مین آنا یا مسیح کی روح کا غلام احمد مین حلول کرنا ایک دو حدیث سے تو ثابت کرتے۔ کوئی آیت و حدیث تو ایسی پیش کرتے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کے منارہ سے نزول کی نفی اور قادیان مین مسیح کے ظہور کا نشان ملتا۔ سوای لسانی اور فضول لفاظی کے اوس تحریر مین کچھ بھی نہین۔ اگرچہ یہ تحریر ایک کاغذ باری سے زیادہ وقعت نہین رکھتی اور در جواب جاہلان باشد خموشی بہتر و افضل تھا مگر مقامی مصالح کے لحاظ سے مناسب جانا کہ اس فرقہ کی دار وگیر مین تامل نہ کیا جاسے اگر اس فریق پر اس کا عمل و اثر ہوا تو دیگر اہل اسلام کو ضرور نفع پہونچیگا۔ بدین خیال آپکی لاجواب تحریر اور بے پایان تقریر کا جواب حوالہ قلم کرتا ہون۔ تمامی فقرات کے جواب لکھنے سے پہلے مرزائی صاحب کے اوس حکم کی تعمیل کرتا ہون جو آپ نے ہم کو حکم دیا ہے

کہ مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور زندہ رہنا ثابت کریں اور حضرت غلام احمد
صاحب آیات قرآنیہ و احادیث اور تواریخ مستندہ سے یہ ثابت کر چکے کہ عیسیٰ علیہ السلام
مانند دیگر انبیاء کے وفات پا گئے۔
اب ناظرین انصاف کریں کہ مرزائی صاحب کا دعویٰ تو اتنا لمبا اور دلیل در شکم۔
کوئی دلیل تو ہمین دکھلاتے اور کوئی آیت تو بتاتے جس سے معلوم ہوتا کہ یہ حدیث ہے
اور یہ آیت۔ مرزائی صاحب کی خانہ سازی اور نقلی دلیلون کا حال کیسے معلوم ہو۔
مسیح علیہ السلام کے زندہ اوٹھ جانے اور مہدی علیہ السلام کے زمانے مین ظہور
فرمانے کے متعلق جو آیت و احادیث وارد ہین ہم بیان کرتے ہین اور اُن شبہونپر بھی بحث
کرتے ہین جن کو حیات عیسیٰ کو تعلق ہے۔ اور ساتھ ہی غلام احمد قادیانی کی وہ دلیلین جو
انھون نے مسیح علیہ السلام کی وفات پر بتلائی مین پیش کرتے ہین۔
ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۴۷۳ مین قادیانی صاحب لکھتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام
اپنے وطن گلیل مین مر گئے۔ اور رسالہ الھدیٰ مین یون بھی لکھدیا ہے کہ اون کی قبر
کشمیر مین ہے اور اسکے ثبوت مین جو دلیل پیش کی ہے وہ یہی کہ ہمین کشف سے
ثابت ہو چکا۔ اب خلیل احمد صاحب ہمین بتلائین کہ عیسیٰ علیہ السلام گلیل مین
فوت ہو کر کشمیر مین کس طرح چلے گئے زیر زمین کے سوراخون سے نکل کر پہونچے
یا ہوا پر اڑ کر یا اون کی نعش کو اون کے حوار مین کشمیر مین لے گئے اور نعش کا
کشمیر مین جانا کس تاریخ سے ثابت ہے۔ اور ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۶۶۵ مین

لکھتے ہین اس مین شک نہین کہ اس بات کے ثابت ہونیکے بعد کہ درحقیقت حضرت
مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی فوت ہوگیا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو ماننا پڑیگا کہ فوت
شدہ نبی ہرگز دنیا مین دوبارہ نہین آسکتا۔ کیونکہ قرآن وحدیث دونون کا
بالاتفاق اس بات پر شاہد ہین کہ جو شخص مرگیا پھر دنیا مین ہرگز نہ آئیگا۔ اور
قرآن کریم اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ کہکر ہمیشہ کیلئے اون کو رخصت کرتا ہے۔

مرزا صاحب نے یہ تو لکھا کہ قرآن وحدیث دونون اس بات پر بالاتفاق شاہد
ہین لیکن نہ تو قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی اور نہ حدیث شریف۔ چاہئے تھا کوئی
اتفاقی دلیل پیش کرتے۔ فرماتے ہین لا یرجعون کہکر قرآن کریم نے عیسیٰ
ابن مریم کو ہمیشہ کے لئے رخصت کردیا۔ سمجھ مین نہین آتا لا یرجعون سے
استدلال مرزا صاحب کا کس عنوان پر ہے آیت شریف پوری یہ ہے فمن
یعمل من الصلحت وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا کُفْرَانَ لسعیہ وَاِنَّا لَہٗ لَکَاتِبُوْنَ وحرام علی
قریتہ اَھْلَکْنٰھَا اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ یعنے جو شخص نیک کام کرے اور ایمان بھی
رکھتا ہو تو اوسکی کوشش اکارت ہونیوالی نہین اور ہم اسکے نیک اعمال سب
لکھتے جاتے ہین اور جن بستیون کو ہم نے ہلاک کردیا تو ممکن نہین کہ وہ لوگ
قیامت کو ہماری حضور مین لوٹ کر نہ آئین۔ اب بغور ملاحظہ ہو پچھلی آیت کا
ربط اگر پہلی آیت سے مانا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ کسی کے اعمال صالحہ کو
ہم ضائع نہ کرینگے اون کے اعمال کو ہم لکھ رکھتے ہین اگر وہ مر بھی جائین تو ہمارے

پاس اون کا آنا ضروری ہے اوس روز اون کو اون کے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا اور اگر
پہلی آیت سے ربط نہو تو یہ معنی ہونگے کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا وہ ہمارے قبضہ
سے باہر نہین جا سکتے ممکن نہین کہ وہ لوگ ہماری طرف رجوع نکرین۔ یعنے اون کی
ہلاکی رستگاری کا باعث نہین ہمارے پاس وہ ضرور آئینگے اون پر حرام ہے کہ
وہ ہمارے پاس نہ آئین۔ حاصل آیت شریف کا یہ کہ اون کا خدا کے پاس رجوع نکرنا حرام
اور محال ہے مرزا صاحب الایہ ہتے ہین کہ وہ دنیا کی طرف رجوع نہین کر سکتے اگر
لایرجعون سے مراد دنیا کی طرف رجوع نہ کرنا ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ دنیا کی طرف
اون کا رجوع نہ کرنا حرام اور محال ہے یعنے ضرور رجوع کرینگے۔ دراصل اس
آیت شریف کے استدلال سے تو قادیانی صاحب کا مقصد ہی فوت ہوگیا اور
اون کا بنا بنایا دُھودُا چکنا چور ہوا جاتا ہے۔ اب مرزائی صاحب ہمکو آگاہی
بخشین کہ قرآن مجید مین جس لایرجعون سے عیسیٰ علیہ السلام رخصت ہو چکے وہ
کہان اور کیونکر ہے۔ اور بھی مسیح قادیانی کی دلیل مسیح کی وفات پر ملاحظہ ہو
ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۳۴۱ مین رقم طراز ہین۔ مسیح ابن مریم جسکی روح اٹھائی
گئی بر طبق آیات کریمہ یاایتہا النفس المطمئنہ ارجعی الی ربک فادخلی فی عبادی
ادخلی جنتی۔ جنتی بہشت مین داخل ہو چکے پھر کیونکر اس غمکدہ مین آجائین اور جو شخص
بہشت مین داخل کیا جاتا ہے پھر اوس سے کبھی خارج نہین کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے لا یمسہم فیہا نصب وما ہم منہا بمخرجین واما الذین سعدوا ففی الجنۃ

خالدین فیہا مادامت السموات والارض الا ما شاء اللہ عطاءً غیر مجذوذ۔
ایسے ہی قرآن شریف کے دوسرے مقامات مین بہشتیون کے ہمیشہ بہشت مین
رہنے کا جابجا ذکر ہے اور سارا قرآن شریف اسی سے بھرا پڑا ہے جیسا کہ فرماتا ہے
ولہم ازواج مطہرة وہم فیہا خالدون اولئک اصحاب الجنة ہم فیہا خالدون
وغیرہ وغیرہ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مومن کے فوت ہونے کے بعد بلا توقف بہشت
مین داخل ہوتے ہین جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہو رہا ہے قیل ادخل الجنة قال یالیت
قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین۔ اور دوسری آیت یہ ہے
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اور تیسری آیت یہ ہے ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اٰتاہم اللہ
من فضلہ۔ اور احادیث مین تو اس کا اسقدر بیان ہے کہ جسکا باستقصا ذکر کرنا
موجب تطویل ہوگا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے
ہین کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو مین نے اس مین اکثر عورتین اور بہشت دکھلایا گیا
تو اس مین فقرا تھے

قادیانی صاحب نے اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا کر بہشت
مین گئے اور بہشت سے کوئی باہر آ نہین سکتا اور آپنے تین آیتین بتلائی ہین کہ
مرتے ہی جنت مین جاتا ہے اور صدہا احادیث آیات قرآنی جو معاد جسمانی پر دال
ہین ناقابل اعتبار قرار دیا ہے اور یہ سب کچھ اسلئے کیا ہے کہ آنیوالے عیسیٰ علیہ السلام

کا کھٹکا مٹ جائے اور خود عیسیٰ موعود بن جائین - جن آیات سے قادیانی صاحب نے استدلال کیا ہے کہ ارواح مرتے ہی بلا توقف بہشت مین داخل ہو جاتی ہین - آیت شریف یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی - اس آیات سے استدلال کرنا قادیانی صاحب کی غلط فہمی ہے اور عوام الناس کو دھوکہ دہی اور سرقہ بازی ہے۔ قادیانی صاحب نے پوری آیت نہین لکھی نصف آیت تو چھوڑ دی اور نصف سے استدلال کیا۔ دراصل اسمین نہ تو موت کا ذکر ہے نہ مرتے ہی جنت مین داخل ہونے کی تصریح سیاق آیت سے صاف ظاہر ہے کہ پروردگار کا یہ خطاب روحون کو قیامت کے دن ہوگا۔ پوری آیت شریف یہ ہے۔ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یہ آیت شریف سورۃ الفجر تیسوین پارہ کی ہے اسمین قیامت کا ذکر چلا آ رہا ہے کما قال اللہ تعالیٰ اذا دکت الارض دکا دکا۔ الآیہ۔ صاف ظاہر ہے کہ فیومئذ سے مراد قیامت ہے اور اسی روز ارواح کو یہ خطاب ہوگا ادخلی فی جنتی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی مین اس آیت کے تحت لکھتے ہین و دران روز پر ہول یعنے روز قیامت کہ اول دہلہ ہر ہمہ را از نیکان و بدان اضطراب و فزع لاحق گردد و مطیعان و نیکان را تسلی بخشند و ندا در رسد کہ یا ایتہا

النفس المطمئنة الترجعی ۔ اور امام جلال الدین سیوطیؒ درمنثور مین فرمائے ہین
عن ابن عباسؓ فی قوله ارجعی الی ربك قال ترد الارواح یوم القیمة فی الاجساد
یعنے ابن عباس فرمائے ہین کہ روح کو جو ارجعی الی ربك خطاب ہوگا وہ قیامت کے
روز ہوگا کہ اپنے اجساد مین داخل ہوکر محشر مین حاضر ہوجائین اور بھی درمنثور
مین یہ روایت ہے عن سعید بن جبیرؓ ثم یطیر الارواح فیومران تدخل
الاجساد فهو قوله ارجعی الی ربك راضیه مرضیه یعنے سعد بن جبیرؓ بھی آیت
شریف کا یہی مطلب بیان کرتے ہین کہ قیامت کے روز ارواح کو اجساد مین
داخل ہونے کا حکم ہوگا ۔ اور دیکھو درمنثور مین عن ابی صالحؒ فی قوله ارجعی الی
ربك قال هذا عند الموت رجوعها الی ربها خروجها من الدنیا فاذا کان
یوم القیمة قیل لها ادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یعنے ابی صالح رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین ارجعی الی ربك کا خطاب روح کو موت کے وقت ہوتا ہے اوسکا
دنیا سے نکلنا رب کی طرف رجوع ہوتا ہے اور جب قیامت کا روز ہوگا تو ادخلی
فی جنتی کہا جائیگا اور یہ بھی درمنثور مین ہے عن زید ابن اسلم یا ایتها النفس
المطمئنة الآیه قال بشرت بالجنة عند الموت وعند البعث ویوم الجمع یعنے
زید بن اسلم یا ایتها النفس المطمئنة کی تفسیر مین کہتے ہین کہ یہ خوشخبری روح کو موت
کے وقت اور قیامت کے روز دیجائیگی کہ جب دخول جنت کا وقت ہو اوسوقت
روح داخل ہو جاتے ۔ اس کی ایسی مثال ہے جیسے حق تعالیٰ کا ارشاد

واما الذین سعدوا ففی الجنة ۔ یعنی جتنے سعید لوگ ہین سب جنت مین ہین ۔ اس سے یہ
مطلب نہین کہ ہر سعید ازلی نزول آیت کے وقت جنت مین چلا گیا تھا ۔ بلکہ سعدا کو یہ
بشارت ہے کہ جنت مین داخل ہونیکا وقت آجائیگا اسوقت داخل ہوینگے تفسیر
نیشاپوری مین ہے ۔ کہ عبداللہ ابن مسعود کی قرأت اُدخلی فی جسد عبادی ہے
یعنی قیامت کے روز نفس مطمئنہ کو حکم ہوگا کہ میرے بندے کے جسد مین داخل ہو پس
قرآن شریف کی اس آیت کے سیاق سے ظاہر ہے کہ قیامت کے روز ادخلی جنتی
کا خطاب ہوگا ۔ مرزا قادیانی نے آیت مین چوری کر کر اپنا مطلب کیا ہے ۔
حق تعالیٰ قیامت کا ذکر فرماتا ہے اور مرزا صاحب نصف آیت کو چھپا کر موت
کے ساتھ خاص کرتے ہین اور بتلاتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام مرتے ہی بہشت
مین پہونچے اب دنیا مین کیسے آئینگے ۔ دوسری آیت شریف سے مرزا کا
استدلال کرنا بھی غیر صحیح ہے ۔ آیت شریف قیل ادخل الجنة قال یالیت قومی
یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین یہ آیت سورہ یٰسین شریف
۲۳ جزو کی ہے اسمین ایک شخص خاص کا واقعہ بیان کیا ہے وجاء رجل
من اقصی المدینة یسعی سے الیٰ قولہ تعالیٰ قیل ادخل الجنة تک کہا ہے جسکا ماخذ
وماحصل یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اہل انطاکیہ کی طرف اپنے حواریین سے
تین شخصون کو بھیجا تھا کہ اون کو توحید کی دعوت کرین اونھون نے تینون کو
مار ڈالا ۔ اس اثنا مین ایک شخص بزرگ جن کا نام حبیب تھا وہ بھی آئے اور

اس قوم کو نصیحت کرکے اپنا ایمان ظاہر کیا قوم نے ان بزرگ کو بھی شہید کرڈالا
حق تعالیٰ نے اس بزرگ کا حال بیان فرمایا ہے قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ
قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي من المکرمين یعنے اوس شخص سے کہا
گیا کہ جنت مین داخل ہو اوس نے کہا کاش میری قوم جانتی کہ میرے ربنے مجھے بخش دیا
اور عزت دی۔ وقوعہ تو یہ ہے مرزا صاحب فرماتے ہین کہ مرتے ہی جنت مین
داخل ہوجاتا ہے۔ اگر فی الحقیقت جنت مین داخل ہوجانیکا حال بیان کرنا
مقصود ہوتا تو ادخلناہ فی الجنہ ارشاد ہوتا یعنے ہمنے اوسکو جنت مین داخل کردیا
پروردگار عالم کو اس کی جانبازی کے معاوضہ مین اپنے فضل وعطا کا بیان کرنا
مقصود ہے سو وہ بیان کیا گیا۔ فن بلاغت مین بلاغت کے معنے یہ لکھتے ہین
کہ کلام مقتضای حال کے موافق ہو کتاب تلخیص مین مرقوم ہے البلاغۃ فی
الکلام مطابقۃ لمقتضی الحال مع فصاحتہٖ پس اگر وہ بزرگ جنت مین داخل کئے
گئے ہوتے تو مقتضای حال لفظ ادخلناہ آتا نہ کہ قیل ادخل الجنۃ اور جب قیل
ادخل ارشاد ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ صرف بشارت مقصود تھی ورنہ کلام
مطابق مقتضای حال نہ ہوگا اور حالانکہ یہ کلام الہیٰ مین محال ہے۔ اگر اس جگہ
یہ کہا جائے کہ حق تعالیٰ کا فرمانا بھی دخول جنت کے لئے کافی ہے تو ہم کہینگے
کہ لفظ قیل ادخل سے دو احتمال پیدا ہوتے ہین ایک فوراً داخل ہوجانا دوسرا
وقت معین پر یعنے قیامت کے روز داخل ہونے کی بشارت اس صورت مین

وہ احتمال لینا جو مخالف قرآن ہے ہرگز جائز نہین پھر ایسا احتمالی پہلو اختیار کرنے
کی ضرورت کیا تھی صاف ارشاد ہوجاتا کہ ہمنے اوسکو جنت مین داخل کردیا۔
غرض اس آیت سے بھی مرزا صاحب کا مطلب ظاہر نہین ہوتا اور آیت شریف تیسری
جس سے مرزا صاحب کا استدلال ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنے شہیدون کو مردہ مت سمجھو وہ اللہ کے پاس زندہ ہین
اس آیت شریف مین تو جنت کا نام بھی نہین۔ عند ربہم سے مراد لی جائے
تو فرشتے بھی اللہ کے پاس زندہ اور پھر وہ دنیا مین بھی آتے ہین۔ پھر
عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے رب کے پاس ہین فرشتون کی طرح وہ بھی زمین
پر اتر آئین تو کون مانع اور قرب ربی کے واسطے نہ آسمانون کی ضرورت نہ
جنت کی حق تعالیٰ فرماتا ہے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ مین رگ سے
زیادہ بندے کے قریب ہون پس دخول جنت روز قیامت ہوگا اور حضرت
پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکی تصریح فرمائی ہے اخرج النسائے
والحاکم وابن حبان عن ابی هریرۃ وابی سعید رضی اللہ عنہما ان النبی صلعم
قال ما عبد یصلی الصلوٰۃ الخمس ویصوم رمضان یخرج الزکوٰۃ ویجتنب الکبائر
السبع الا فتحت له ابواب الجنة الثمانیه یوم القیمة۔ یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو شخص پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ
دے اور ساتون کبیرہ گناہون سے بچے تو قیامت کے روز اوس کے لئے

جنت کے دروازے کھولے جائینگے۔ اب خلیل احمد صاحب مرزائی ہمین بتلائین کہ مرزا صاحب کی دلیلین کس طرح صحیح ہین ہم نے آیات قرآن کے سیاق اور اقوال مفسرین سے معلوم کرا دیا کہ جو مطلب کلام الٰہی کا ہے قادیانی صاحب نے اوسکے بر خلاف سمجھا یا اور مسلمانون کو دھوکہ دیکر زبردستی اپنا مطلب بنانا چاہا ہے واقعات حشر۔ مسئلہ معراج۔ ظہور قدرت یعنے مردون کا زندہ ہونا اسپر جتنے دلائل احادیث و نصوص وارد ہین سب پر قادیانی نے حملہ کئے ہین اور اپنی من گھڑت والایعنے تفسیر کے دھندے مین تمامی مفسر و جملہ محدثین کو غلط فہم و جاہل بنا ڈالا ہے قرآن مجید مین ارمیا علیہ السلام یا عزیر علیہ السلام کا قصہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہمنے اون کی روح قبض کرائی اور سو برس مردہ رکھنے کے بعد زندہ کیا۔ اس پر بھی مرزا قادیانی نے ائمہ مفسرین اور جملہ محدثین کے خلاف زہر اوگلا ہے۔ اس قصہ کے متعلق ازالۃ الاوہام مین لکھتے ہین قصہ عزیر وغیرہ جو قرآن مین ہے۔ اس بات کے مخالف نہین کیونکہ لغت مین موت کے معنے نوم و غشی بھی آیا ہے دیکھو قاموس اور جو عزیر کے قصہ مین ہڈیون پر گوشت چڑھانے کا ذکر ہے وہ حقیقت مین ایک الگ بیان ہے جسمین یہ تبلانا منظور ہے کہ رحم مین خدا تعالیٰ ایک مردہ کو زندہ کرتا ہے اور اسکی ہڈیون پر گوشت چڑھاتا ہے اور پھر اس مین جان ڈالتا ہے ماسوا اسکے کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہین ہو سکتا کہ عزیر دوبارہ زندہ ہو کر پھر بھی فوت ہوا۔ پس ان

سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عزیر کی زندگی دوم دنیوی نہین تھی ورنہ اسکے بعد ضرور
اوسکی موت کا ذکر ہوتا اس منصوصہ معقولہ قصہ کے متعلق اجماع امت کے خلاف
قادیانی صاحب اپنی من مانی تفسیر کر رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ کسی آیت یا حدیث سے
ثابت نہین ہوسکتا کہ عزیر دوبارہ زندہ ہو کر پھر بھی فوت ہوا۔ اور خدائے تعالے حضرت عزیر
علیہ السّلام کو مردہ بنا کر پھر اون کی ہڈیون پر گوشت چڑھایا اوسکو رحم مادر کے
نشوونما سے تعبیر دے رہے ہین۔ یہ قصہ قرآن شریف کے تیسرے پارہ مین ہے
اَوْكَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ سے تا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مضمون اس آیت شریف کا جو حدیث
شریف سے ثابت ہے جسکو علامہ جریر نے اپنی تفسیر مین اور امام سیوطی نے
درمنثور مین اور دوسرے مفسرین نے ذکر کیا ہے یہ ہے اور سیاق و سباق
سے بھی ظاہر ہے کہ جب بیت المقدس مین بنی اسرائیل کے نوخیز جدید خیال
کے لوگ خدا اور رسول سے بے خوف ہوگئے اور فسق و فجور زیادہ بڑھ گیا تو ارمیا
علیہ السّلام پر وحی آئی کہ اب یہ بستی غارت و ویران کردیجائیگی بخت نصر نے اوسپر
چڑھائی کی اور قتل عام کر کے اوسکو تباہ کیا اور تمام بستی کو برباد کر کے ایک تودہ
خاک بنا دیا۔ ارمیا علیہ السلام وہان سے جاتے ہوئے کسی پہاڑ کے کنارے
کھڑے ہوگئے اور کمال افسوس سے کہنے لگے اب یہ بستی کہان آباد ہوتی ہے
کما قال اللہ تعالیٰ او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشہا قال انی یحیی ھذہ اللہ
بعد موتہا اور ایک روایت یہ ہے کہ عزیر علیہ السلام کا اس پر گذر ہوا اور انھون نے

یہ کلمہ فرمائے۔ اسپر منظور الٰہی یہ ہوا کہ اپنے نبی کا استبعاد دفع فرمائے ملک الموت
کو حکم ہوا کہ اون کی روح قبض کرلے اسی کو ارشاد ہوا فاماتہ اللہ پس ان
پر موت طاری ہوگئی اور لاشہ اونکا وہین پڑا رہا یہانتک کہ جب ستر برس
گذرے تو کسی بادشاہ کو حکم ہوا کہ بیت المقدس کو پھر آباد کرے چنانچہ تیسرے
سال مین وہ بالکل آباد ہوگیا سو برس ہونے پر خدا نے اون کو زندہ کیا
کما قال اللہ تعالیٰ مائۃ عام ثم بعثہ، اور زندہ ایسے طور پر کئے گئے
کہ جو شبہ اونکا پڑا تھا اوسکا جواب ہوگیا کہ پہلے آنکھین بنائی گئین اور
اول جسپر نظر پڑی وہ بیت المقدس تھا جسکی آبادی کو نبی علیہ السلام محال
سمجھتے تھے دیکھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ آباد و خوشنما ہوگیا اب باری تعالیٰ
کا ارشاد ہوا کہ کتنے روز رہے کما قال اللہ تعالیٰ کم لبثت قال لبثت یوما او
بعض یوم جواب مین عزیر علیہ السلام کہتے ہین ایک روز یا اس سے کم بھی ارشاد
ہوا بل لبثت مائۃ عام بلکہ سو برس گذر چکے۔ اللہ پاک نے اپنی قدرت
دکھلادی اور عزیر علیہ السلام جب مکان پر پہونچے تو اونکے پوتے بوڑھے
تھے اور عزیر علیہ السلام کی عمر اوتنی ہی تھی جو وقت روح قبض ہونیکے تھے
اس واقعہ کے متعلق حضرت عبد اللہ ابن عباس کی روایت ہے قال ابن عباس
فکان کما قال اللہ ولنجعلک آیۃ للناس یعنے لبنی اسرائل وذالک انہ یجلس
مع بنی بنیہ وھم شیوخ وھو شاب لانہ کان مات وھو ابن اربعین سنۃ

فبعث الله شابًا كهيئته يوم مات مختصرًا جب عزیر علیہ السلام مجلس مین اپنے پوتون
کے ساتھ بیٹھتے تو حق تعالی کی قدرت کا مشاہدہ ہوتا کہ دادا تو چالیس برس کے اور
پوتے سو سو برس کے - اس واقعہ پر بہت سی حدیثین شاہد ہین - ابن منذر
اور بیہقی اور شعب الایمان وغیرہ مین تصریحًا موجود ہین اخرج عبد الله وابن المنذر
وابن ابی حاتم والحاکم وصححه والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن ابی طالب رضی الله عنه
فی قوله تعالى او كالذی مر علی قریة الی ان قال فاماته الله مائة عام ثم بعثه فاول
ما خلق الله منه عيناه فجعل ينظر الى عظامه الحديث واخرج اسحق بن بشير و
ابن عساكر من طريق عن ابن عباس وكعب والحسن ووهب فقال انى يحيى هذه الله
بعد موتها فلم يشك ان الله يحييها ولكن قالها تعجبًا فبعث الله ملك الموت فقبض
روحه فاماته الله مائة عام الحديث حضرت علی اور ابن عباس اور کعب اور
حسن اور وہب رضی اللہ عنہم فرماتے ہین وہ فی الحقیقۃ مر گئے تھے جن کی روح ملک الموت
نے قبض کی اور پہلے اونکی آنکھون مین جان آئی تو جسم و اپنی بوسیدہ ہڈیون کو
دیکھ رہے تھے سوا انکے اور بھی روایتین اسی مضمون کی ہین جنکہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اور ابن عباس وغیرہ اکابر صحابہ اور تابعین جب اونکی حقیقی موت کے بعد زندہ
ہونیکے قائل ہین اور صراحۃً قرآن شریف مین بھی انکی موت کا ذکر موجود ہے تو
قادیانی صاحب کا اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد خدائی سے جدا چننا حماقت و خیانت نہین
تو کیا ہے اب خلیل احمد صاحب مرزائی کو اگر کچھ غیرت اور مذہبی جوش ہے اور

اور لپنے گرد کے سچے چیلے ہین تو ان کی تقریر پر روشنی ڈالین اور ہمین بتلائین
کہ ان کے دعوے کس آیات و حدیث کے مطابق ہین اور جو آیات و احادیث
و تفسیر کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے جواب دین اور ان مفسرین کے اقوال
کے خلاف جو وہ قرآن کی تفسیر پڑہ رہے ہین کن مفسرین نے اسکو بیان کیا ہے

بس ہماری طرف سے اونکو تحریک مباحثہ و مناظرہ ہے کہ
وہ تاریخ مقرر کر کے ایک مجمع عام مین ان اعتراضات
کو اٹھادین اور جو کچھ ہمسے وہ سنا چاہتے ہین سنین

انشاء اللہ آئندہ تحریر پر ہم لفظ توفی اور لفظ اماتت اللہ سے بحث
کرینگے جو متوفیک ۔ اور اماتہ اللہ انہی کی تفسیر سمجھنے پر مسیح علیہ السلام کے
حیات و ممات کا فیصلہ ہو سکتا ہے اسلئے ہم اول اسکو بیان کر کے عیسے
علیہ السلام کی زندہ رفع ہونے اور زندہ رہنا ثابت کرینگے ۔ اب مرزائی
صاحب کے اون فقرون کا جواب بھی تشہیر و تسطیر ہے جو اونھون نے
مفید روزگار ۱۹ رصفر مین تحریر کئے ہین ۔

فطرتاً کچھ ایسا ہی کہ مرزائی صاحبان اکثر جھوٹے اور نادان یا دوسرے لفظون مین عقل
و سمجھ سے بالکل مفلس و نادار ہوتے ہین۔ جیسے کہ ان صاحبان کا مذہب نیک
تماشا ہے ایسے ہی تحریر بھی نرالی ہی ہوتی ہے۔ میان خلیل صاحب نے
اشتہار واجب الاظہار ملاحظہ کیا رسالہ صیانۃ الایمان پڑھا ہمارا نام پتہ تحریر وتقریر
سب کو بغور جانکر بھی لکھتے ہین (ہمیں نہین معلوم مولوی عبد الغفار صاحب
کون بزرگ ہین) افسوس کہ مرزا صاحب پڑھ کر بھی جاہل مرکب ہی رہے۔
آپ کا آغاز سخن جملہ استفہامیہ ہے اور طرز تحریر آپ کی لیاقت کا بین
ثبوت دے رہا ہے۔ ہم کو جاننے کے لئے مرزائی صاحب کا اخبار مین چیخ
پکار کرنا کہ مولوی صاحب کون ہین۔ یہ بھی ایک طرفہ ہے۔ سلامتی سے مرزائی
صاحب تو ایسے گرو کے چیلے ہین جو خدا سے جب چاہتے تھے باتین کر لیتے تھے
اور اون کا خدا بھی منہ سے پردہ اوٹھا کر اون سے ٹھٹھہ کرتا تھا جیسا کہ اوتھون
نے لکھا ہے پھر خلیل احمد بھی اسی خاندان کے خاندانی ہین کم از کم خدا دور
ہی سے اپنے باتین کر لیتا ہوگا جس کے پیر سے خدا ٹھٹھہ کرے اوس کے مرید
سے جبرئیل ضرور ٹھٹھہ کر لیتے ہون گے خلیل احمد کو الہام یا کشف سے یا
کسی فرشتہ ہی سے پوچھ لیتا تھا کہ یہ کون بزرگ ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ یا دش
بخیر غلام احمد صاحب نے آپ کو کوئی مرتبہ نہین بخشا اور آپ کو اپنے
مذہب کا ایک اجرتی دلال ہی رکھنا پسند کیا مرزائی صاحب آپکو جلد معلوم ہو جائیگا

کہ ہم کون ہین اور اگر بہت جلدی ہے تو آپ خواجہ کمال الدین جو آپکے من وجہ ہم مشرب ہین اون سے پوچھین وہ بتلا نینگے وہ حیدرآباد مین رہکر ہمکو جان چکے ہین

مرزائی صاحب رقم طراز ہین (ہمین امید ہو چلی تھی کہ اب کوئی عالم ضرور اٹھیگا اور ضرور باقاعدہ مباحثہ کریگا) مرزائی صاحب آپکی بھی وہ مثل ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات کہان علماء اسلام اور آپ - پھر اوسپر یہ تعلی کہ مناظرہ ومباحثہ - کون سی ادق باریک بات آپ نے ایجاد کی ہے جس کو سمجھانا چاہتے ہین - آپ جن عقائد کو پھیلا رہے ہین وہ تو وہی عقائد ہین جو مرزا صاحب براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام مین لکھ چکے ہین جس کے جوابات سیکڑون دفعہ مباحثون مین ہوگئے آپ کے عقائد کے دلیلون مین قرآن شریف کی تحریف ہے معنی مین تغیر و تبدل ہے جو کفر ہے سیکڑون احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا بطلان ہی جو فسق و معصیت ہے علماء اسلام نے مرزا صاحب کو اون کے ڈیرہ پر جاکر قائل کردیا سمجھا دیا بتلا دیا مگر وہ اپنی ضد پر رہے آخر ملت ایمانی اور شریعت سلطانی نے حکم دیدیا کہ یہ فرقہ خارج از اسلام ہے یہ معاملے ہزارون بار طے ہو چکے پھر آپ اپنی علحدہ ہی گت پھر رہے ہین آپ کے عقائد کے کیا اصول ہین کس کتاب پر ایمان ہے اور کس تفسیر پر اعتماد - آپ کا مذہب بالکل ایسا ہے کہین کی اینٹ کہین کا روڑا بھانمتی نے کنبہ جوڑا - علمای دہلی علماسئے بریلی

علماء پنجاب علماء بنگالہ ہند بھر کے علماء سفر کر کر قادیان گئے۔ مرزا صاحب سے
مباحثہ کرنے کے لئے دنون پڑے رہے اسی انتظار مین کہ مرزا صاحب
آج مباحثہ کرین گے کل مناظرہ کرینگے اور مرزا صاحب کی یہ کیفیت کہ کبھی
وہ اپنی بنائی ہوئی لاٹ ٹاور پر وحی کے منتظر رہتے۔ کبھی معلوم ہوتا کہ مرزا صاحب
کلاک ٹاور پر اپنے خدا سے باتین کر رہے ہین بیچارے علما پریشان ہو جاتے
اگر کسی وقت غیرت دلانے سے حمیت ظاہری نے زبردستی مرزا صاحب کو
کھینچ بلایا تو بفضلہ تعالیٰ مرزا صاحب کو ہر طرح قائل کردیا مولوی عبدالحق صاحب
سے مباحثہ ہوا مرزا صاحب قائل ہوئے دو روز کی مہلت مانگی اوس کے بعد
گھر مین بیٹھ رہے اور حکیم نور الدین کو مناظرہ کیلئے بھیج دیا۔ مولوی محمد حسین
بٹالوی کے مقابلہ مین ذلیل ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مباحثہ ہوا
مرزا صاحب قائل و حقیر ہوئے۔ علماء ندوہ نے بخوبی جواب دیکر مرزا صاحب کی تسکین
کردی مسٹر کلارک کے مقابلہ مین بند ہوئے۔ پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ سے بھاگے
سید جماعت علی شاہ کے مقابلہ سے دو بار گریز کیا۔ آخر کہا تک علماء نے بھی صبر لیا
کہ مرزائی جماعت سنبھالی نہین سنبھلی خسر الدنیا والآخرہ آخر جہنم بھی تو ہل من مزید
پکاریگی اوس کا بھی پیٹ بھرا ہی جاویگا۔ پھر اس جماعت کے آپ بھی ایک اجرتی
نقال ہین۔ اور اجرتی نقالون کی غرض تلاش حق بہت کم ہوتی ہے
تم ہو کے بندے ہوتے ہین۔ جہان کسی ادنی شخص نے بھی آپ سے کچھ گفتگو

کی اور آپنے پنجاب بھر مین غل مچا دیا اشتہار و اخبار دوڑا دئے کہ ہم ایسے ہین کہ ہمارا فلان مولوی صاحب سے مباحثہ ہوا ایسی صورت مین علماء ملت کو کیا غرض جو اپنی توہین اور خواہ مخواہ بلانتیجہ آپ کی رفعت لایعنی کے محرک ہون آپ کے بزرگ غلام احمد قادیانی حکیم نور الدین خلیفہ عبدالکریم صاحبان سے بہت مباحثہ ہو چکے جو علماء اسلام بمبئی مین تشریف لاتے ہین اون کی ہرگز یہ شان نہین جو وہ ایسے ایرے غیرے نتھو خیرون سے مباحثہ و مناظرہ کرتے پھرین ۔ یہ آپ کا خیال بالکل غلط ہے آپ کے سمجھانے کیلئے تو بمبئے شہر کے ناگون کے منشی مختر صاحب منشی نور محمد ہی کافی ہین جو آپ کو اچھی طرح بچا سکتے ہین اور انشاءاللہ اب یہ فقیر ہی آپ کیلئے ہر طرح تیار ہے پس مرزائی صاحب بس آپ اپنے ہوش درست کیجئے اور اپنے ا کو علماء اسلام سے دور رکھیے اور سوچ سمجھ کر منہ سے بات نکالئے اور بھی آپ کا ارشاد ہوا ہے (مولوی عبدالغفار صاحب نے مولوی کا نام پاکر ہی جو ناشایستہ طرز اختیار کیا ہے وہ اون کو مبارک ہو ان کے غیر مہذبانہ اور دلخراش الفاظ کو ہم جواز بحد کرتے ہین ۔)

خلیل احمد صاحب اسقدر خفگی کیون ۔ ناشائستہ اور غیر مہذبانہ ہماری کون سی بات آپ کے ملاحظہ مین آئی ۔ کیا سچ اور حق کا نام آپنے غیر مہذب رکھا ہے ۔ صیانۃ الایمان کا طرز تحریر کیا آپ کے بزرگ مرزا قادیانی سے بہی غیر مہذب

وارذل ہے۔ مرزا صاحب بنے تو علماء کی شان مین ایسے کریہ و بد الفاظ استعمال کئے ہین کہ الحذر والامان ازالۃ الاوہام مین مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین ۱۸۵۷ء مین مسلمانون کی یہ حالت ہوگئی کہ سوائے فسق و فجور کے اسلام کے رئیسون کو کچھ یاد نہ تھا جسکا اثر عوام پر بہت پڑگیا۔ انہی ایام مین اونھون نے ناجائز طریقے سے سرکار انگریزی سے مقابلہ کیا جو حرام و معصیت اور کبیرہ اور سخت مکروہ تھا اوسوقت کے مولوی کیسے تھے جن مین نہ عقل تھی نہ رحم اونھون نے قزاقون اور حرامیون کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کیا۔ لیجئے مرزائی صاحب آپ اپنے گرو صاحب کا اخلاق ملاحظہ کیجئے۔ جب خدا کا برگزیدہ مور بھٹیارون کنجڑون کی مانند گالیان بکے تو پھر بقول آپکے (محرمی علماء) ان سے آپ کو اسقدر شکوہ کیون۔ اور خدا کے فضل سے کسی مولوی صاحب کا طرز کلام ایسا نہین جیسا قادیانی مرزا کا۔ اب ذرا انصاف سے ارشاد ہو کہ صیانۃ الایمان مین کیا اس سے زیادہ غیر مہذب الفاظ ہین جو آپ اپنے کپڑے پھاڑ کر کھال سے باہر نکل پڑے اور اسقدر واویلا کہنے لگے اور اپنے گرو کی مخش بکواس کو آپ نے نظر انداز کر دیا آپکو اپنے پیر کی بداخلاقی و بدلگامی معلوم کرنی ہو تو کتاب ازالۃ الاوہام اور عصای موسیٰ تالیف منشی الہی بخش اور کتاب مسیح الدجال ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم کو دیکھے ملاحظہ کیجئے کہ علماء کی شان مین کیسی بیہودہ گفتگو کی ہے۔

تحریر فرمایا گیا ہے (مولوی صاحب نے عجیب و غریب سیمرغ اور بکاولی کا پھول یاد

دلایا ہے اور فسانہ سنایا ہے وغیرہ وغیرہ) مرزا صاحب کا امام زمان بننا اور مسیح موعود بھی کہلانا اور پھر خود کا کرشنا جی کا اعلان کرانا گویا ایک بھان متی کا تماشا ہے اور خیالی فسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اسلئے ہمنے مرزا قادیانی کا قصہ بتاتے ہوئے بکاؤلی اور عجیب مرغ یاد دلایا ہے اور چونکہ مرزا صاحب کا فسانہ ابھی ختم نہیں ہوا بس ہمارا ابھی فسانہ گوئی کا سلسلہ باقی ہے قادیانی صاحب اپنے فسانہ کے تمہ کے واسطے اپنے گلفام یعنے فرزند کو متعین کر گئے ہیں بقول (آنکہ پدر نکرد پسر تمام کرد) اب کذب و افترا کے پلیٹ فارم پر آپ جیسے سیاہ دیو اور صاحبزادہ گلفام ایکٹ کرینگے اور کرشمہ دکھائینگے تو ہم پھر اندر سبھا اور چراغ الہ دین کے فسانہ بھی ضرور سنائینگے جلدی مت کیجے دیر آید درست آید تحریر ہوا ہے (مسیح علیہ السلام کا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت کریں)

خلیل احمد آپ مجھے معاف کریں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ بالکل ناواقف اور کورے زنگروٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اصول مناظرہ سے بھی آپ بے علم ہیں جو خود آپ مدعی بھی بن رہے ہیں اور دلائل کے طالب بھی ہو رہے ہیں۔ ہمنے صرف احادیث نبوی بتلائیں کہ تمامی اخبار مقدسہ عیسیٰ علیہ السلام کے منارۂ دمشق سے مہدی علیہ السلام کے وقت میں اترنے پر گواہ وصادق ہیں اور وہ احادیث معہ حوالہ کتب رسالہ میں لکھدی آپ مدعی بنے کہ عیسیٰ جو آنیوالا تھا

آچکا وہ غلام احمد قادیانی ہین اور عیسیٰ فوت ہوگیا۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ مسیح کے نہ آنے اور مرزا قادیانی کے مسیح ہونے پر کچھ دلائل تو پیش کرتے۔ کوئی آیت ایک ؟ وحدیث تو لاتے۔ احادیث نبوی جو مسیح کے بارے مین وارد ہین قادیانی مسیح کو اوس کا مصداق ثابت کرتے۔ آپ نے تو کچھ بھی دلیل نہ پیش کی اولٹا اور ہم کو حکم صادر کردیا کہ اسی اخبار مین آیات قرآنی اور احادیث سے دلیلین لاؤ۔ اسی لیاقت؟ متانت پر ایسے لمبے چوڑے دعوے اور علماء اسلام سے مباحثہ۔ آپ لوگون کی ایسی ہی بے انصافانہ روش سے ہم کو نفرت ہے۔ دعوی کرتے وقت تو یہ تعلی کہ چوتھے آسمان پر پہونچ جائین اور دلیل لاتے وقت اسفل السافلین مین دھنس جائین صیانۃ الایمان مین مہدی علیہ السلام کا بنی فاطمہ سے ہونا اور مسیح علیہ السلام کا دو فرشتون کے بازون پر منارہ سے نزول فرمانا بخاری ومسلم ودیگر کتب معتبرہ سے ثابت کیا آپ کو چاہیئے تھا کہ ہم نے جن حدیثون سے آئندہ مسیح کا آنا سمجھا ہے آپ ہم کو قادیانی مسیح کا مراد ہونا تبلاتے اور حدیثون کے سمجھنے مین جو ہمسے تصور ہوا آپ ہم کراتے اور بخاری ومسلم شریف کی ان احادیث کا جو صیانۃ الایمان مین درج ہین مفہوم حاصل شائع کرتے اور دیگر روایت ثقات سے قادیانی مرزا کی مسیحیت تبلاکر مسلمانان بھی کو مرہون منت بناتے۔ آپنے ان تمام باتون مین سے کچھ بھی نہین کیا میرے نزدیک تو آپ صیانۃ الایمان کو سمجھنے سے بھی

قاصر ہیں۔ ایسی حالت مین آپ انکے سامنے دلائل پیش کرنا گویا بھینس کیلئے
بین بجانا ہے۔ یا اندھے کے سامنے رو کر نین کو انا ہے ....

بفضلہ تعالیٰ رسالہ صیانۃ الایمان سے متلاشی حق انسانون کو کامل نفع پہنچا
اور ہمارے احباب مومن جن کو آپنے دھوکہ دیکر اپنا ہم مشرب بنا لیا تھا بخاری
و مسلم شریف کی حدیثون کو پڑھکر کلام رسول اللہ کی برکت سے ایسے فائز
المرام ہوئے کہ آپکے عقائد باطلہ کو نجس لبادہ کی مانند گٹر مین پھینکدیا
اور نبی آخر الزمان کے سچے امتی و خاتم النبیین کے حقیقی شیدائی بن گئے
(صلے اللہ علیہ وسلم افضل التحیۃ والتسلیم الی یوم الدین)
آپ کی ملت فرعونی کے لئے صیانۃ الایمان عصائے موسیٰ بن گیا آپنے
نہین دیکھا اخبار مفید روزگار کا وہی صفحہ جسپر آپکا اشتہار معیار الاخبار
شائع ہوا۔ اوسی پر منقش و معمور ہوا ہے (ایک مرزائی سنی ہو گیا) آپکے
دمکاری سے چھٹکارا پا سنے پر لاکھون لاکھ حمد خدا ادا کر رہا ہے۔ آپکے دھوکے
پر کیون نہ افسوس آئے اور کیون نہ آپکو ہٹ دھرم کہا جائے کہ جو اوراق
کلام الٰہی اور اخبار رسالت پناہی سے مزین ہون اوس کو آپ مضحکہ خیزی
کا وغیرہ سمجھین اور تالیان بجانے سے تعبیر کرین ؎

از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ٭ بلکہ آتش بر ہمہ آفاق زد

آپ کی طرح جن کے دماغ ماؤف اور دیدے بیٹم نہین ہوئے ہین وہ صیانۃ الایمان
سے ممتع ہون گے اور ان اوراق کو حرز جان بنائین گے نفع اوٹھائینگے
اور بے انصاف مرزائی جل جل کے مر جائینگے سہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ - مرزائی صاحب نے تحریر کیا ہے - حضرت مرزا
غلام احمد صاحب قادیانی نے آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور تواریخ
مستندہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مانند دیگر انبیا کے
وفات پا گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو موت سے بچاتا تو اسکے حقدار سید
البشر و افضل الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس مسیح موعود کی
آنے کی خبر دی گئی وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہے بوجہ مماثلت اسکا نام ابن
مریم رکھا گیا ہے اور خود آنجناب سرور کائنات نے اوسکو نبی کہا ہے اس
کی نبوت اپنی نہین ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت ہے واہ
مرزا صاحب شاباش بازی جیت گئے کیونکہ دعوے کے ساتھ دو چار دلیلین
بھی پیش کر دی پھر آپکے گروہ نے معقول فیصلہ بھی کر دیا کہ موت سے بچنے کی بزرگی
سید البشر ہی کو مل سکتی ہے نہ کہ عیسیٰ ابن مریم کو سہ ہرگز نہوئے مغز سخن سی آگاہ
لاحول ولاقوۃ الا باللہ - کیون مرزائی صاحب - وہ بے مثل معجزہ اور اظہار قدرت
کا نادر طرفہ جسکی نسبت حق جل وعلی کا ارشاد کہ ولنجعلہ آیت للناس ورحمۃ منا
مسیح کو بغیر باپ کے بطن مادر سے پیدا کرنا اور عالم تکوین مین باری تعالی کا اسکو

اپنی نشانی اور رحمت قرار دینا یہ توجیہات و رفعت سے عجیب با اثر ہے پھر خوارق عجیبہ کا مسیح علیہ السلام کو ملنے کا کیا حق ہے۔ سید البشر افضل الانبیا تو ابن عبدالمطلب کے ہان رونق افروز ہون اور خدا ۓ قدیر کی قدرت نادرہ کے مسیح علیہ السلام مظہر و مورد بن جائین۔ یہ کیون ہوا

اسمین شبہ نہین ہے کہ مرزا صاحب کو گدہ کی طرح بہت دور کی سوجھتی تھی مگر کبھی گدہ گوشت کے دھوکے مین سڑے ہوئے غلیظ کپڑے کو بھی گوشت سمجھ لیتا ہے اور جھپٹہ لگا لیتا ہے مرزا قادیانی بھی انٹ کے سنٹ جھپٹہ لگا دیتے تھے۔ اور ایک دلیل بنا کر تائید مین پیش کر دیتے تھے۔ اور یہ جو ارشاد ہوا ہے کہ خود آنجناب سرور کائنات نے (غلام احمد) کو نبی کہا ہے۔ غلط اور صریح جھوٹ ہے۔ اگر مرزائی صاحب آپ فرمان نبوی ہم کو تبلا دین کہ آنحضرت صلعم نے قادیانی صاحب کو نبی کہا ہے تو پھر جھگڑا کیا ہے۔ ساری دنیا ۓ اسلام آپ کے عقائد کو سر پر رکھنے کو تیار ہے اس پر آشوب وقت مین ہزارہا نظرین مہدی علیہ السلام اور مسیح کے تلاش مین ٹکٹکی لگائے منتظر ہین اور جب کہ گھر بیٹھے مسیح تشریف لے آئین تو سبحان اللہ نور علی نور مکون شقی ازلی ہے جو فرمان نبوی سے سرمو تفاوت کریگا۔ ایک دو حدیثین ہم کو تبلا دیجئے جسکے مصداق قادیانی مسیح ہون۔ پس چشم ماروشن دل ماشاد۔ تازیست آپکے ممنون منت رہین گے۔ صحاح ستہ کتب احادیث اپنے پاس ہین آکر تبلا دیجئے

یا بذریعہ اعلان آگاہی کردیجے۔ لیجئے فیصلہ ہوگیا۔ مین اور میری طرح ہزارہا مسلمان مسیح سے ملنے کے مشتاق ہین آپ تاریخ مقرر کرکر مجمع عام مین احادیث نبوی کا مصداق مرزا کو تبلائین اور اسی مجمع مین ہم بھی حاضر ہو کر آپ کو حقیقی اور سچا مسیح تبلائینگے۔ پھر آپکے دل مین ارمان یہی کہ کوئی ہمسے مباحثہ کرے ہم ہر وقت آپ کے واسطے تیار ہین۔..................

تحریر ہوا ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی (غلام احمد کی) نبوت ہے اور ظل ہے اور آپ کے ماتحت ہے) مرزائی صاحب آپنے کچھ ظل کی تعریف بھی تو ارقام فرمائی ہوتی کہ ظل کسکو کہتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ وہ تمام علماء امت جو کتاب اللہ اور فرمان رسول اللہ کی اشاعت اور دین محمدی کی ہدایت کررہے ہین وہ سب ماتحت اور حضور کے ظل ہین۔ پھر آپکے مرزا صاحب کی کیا خصوصیت۔ کیا آپکے نزدیک ظل اوسے کہتے ہین جو کتاب اللہ کے خلاف مسلک بنائے کتاب آسمانی کے مطالب مین ایجاد کرے معنی مین تغیر و تبدل کرے حدیثون کا ابطال کرے۔ ائمہ دین اور اجماع کے خلاف باتین تراشے۔ مرزا صاحب کا مذہب ہے کہ آدمی مرتے ہی جنت مین داخل ہوجاتا ہے پھر تخت رب العالمین بھی اوتر آئے تو وہ حصار جنت سے حساب وکتاب کیواسطے بھی باہر نہ نکلیگا۔ کلام الٰہی کی یہ تعلیم کہ جنتی جنت مین اور دوزخی دوزخ مین روز حساب داخل ہون گے اور قیامت تک ونکا ٹھکانہ قبر مین کھایا جاتا ہے دیکھو آیت شریف۔ النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل

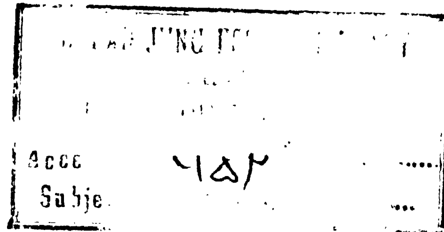
فرعون اشد العذاب یعنے دکھلاتے ہین اون کو صبح وشام دوزخ کی آگ اور قیامت کے روز کہا جائیگا کہ فرعون کے لوگون کو داخل کرو سخت عذاب مین۔ اور بخاری شریف مین ہے عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات احدکم فانہ یعرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی فان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار۔ یعنے جب کوئی مرجاتا ہے تو خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی اوسکا مقام صبح شام اوس کو دکھلایا جاتا ہے۔ یہ آیت وحدیث اس بات پر دلیل قطعی ہے کہ ہر شخص اپنی قبر مین رہتا ہے اور وہین اپنا مقام دیکھا کرتا ہے۔ اسکی تفصیل اوپر گذر چکی ہے مرزا صاحب کا مذہب۔ آیت شریف وحدیث کے صریح خلاف ہے اور مرزا صاحب کا مذہب ہے کہ مردے کبھی زندہ نہین ہوتے۔ حالانکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکڑون مردون کو زندہ کر دکھایا اور دیگر انبیا مثل عیسی علیہ السلام کے معجزون سے مردون کا جی اوٹھنا اور اس امت کے اولیاء کرام کے خوارق اور دعا سے خدا نے مردون کو زندہ کر دیا ہے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ملا علی قاری نے شرح شفا مین امام بیہقی سے اس روایت کو نقل کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعوت اسلام کی اوس نے کہا آپ میری مردہ بیٹی کو زندہ کردوگے تو مین ایمان لاؤن گا آپ نے فرمایا اس کی قبر کہان ہے اوس نے قبر دکھلادی حضرت نے اوس کی لڑکی کا نام لیکر پکارا اوس نے جواب دیا

حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے کہ پھر دنیا مین لوٹے اوس نے
قسم کھا کر کہا کہ یا رسول اللہ مین یہ نہین چاہتی - مین نے خدا کو اپنے ماں باپ
سے اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا - الفاظ حدیث کے یہ ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا
رجلا الی الاسلام فقال لا اومن لک حتی تحیی لی ابنتی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ارنی قبرھا فاراہ ایاہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا فلانۃ فقالت لبیک وسعدیک
فقال صلی اللہ علیہ وسلم اتحبین ان ترجعی فقالت لا واللہ یا رسول اللہ انی وجدت
اللہ خیرا لی من ابوی و وجدت الآخرۃ خیرا من الدنیا (مواہب جلد ۲) اور بھی حدیث
ہے روی ابن عدی وابن ابی الدنیا والبیہقی وابو نعیم عن انس قال کنا فی الصفۃ عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتتہ عجوز عمیاء مہاجرۃ معہا ابن لہا قد بلغ فلم یلبث ان اصابہ
وباء المدینۃ فمرض ایاما ثم قبض فغمضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بجہازہ
فلما اردنا ان نغسلہ قال یا انس ائت امہ فاعلمہ فاعلمتہا فجاءت حتی جلست عند
قدمیہ فاخذت بہما ثم قالت اللہم انی اسلمت لک طوعا وخلعت الاوثان زھدا و
ھاجرت الیک رغبۃ اللہم لا تشمت بی عبدۃ الاوثان ولا تحملنی فی ھذہ المصیبۃ ما لا طاقۃ
لی بحملہ فواللہ ما انقضی کلامہا حتی حرک قدمیہ والقی الثوب عن وجہہ وطعم وطعمنا معہ
وعاش حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھلکت امہ ذکرہ الزرقانی فی شرح المواھب
اللدنیہ) یعنی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر تھے کہ ایک
نابینا بڑھیا ہجرت کر کے اپنے جوان فرزند کے ساتھ حاضر خدمت ہوئی - تھوڑے روز بعد

بڑھیا کا بیٹا وہان سے بیمار ہوا اور چند روز مین انتقال کیا حضرت نے اوس کی آنکھین بند کرکے انس کو اوس کی تجہیز وتکفین کا حکم دیا جب ہم نے غسل کا ارادہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اوس کی مان کو خبر کردو چنانچہ سنتے ہی وہ (ضعیفہ) آئی اور اپنے لڑکے کے پاؤن کے پاس بیٹھ کر دونون قدمون کو پکڑکر کہنے لگی یا اللہ مین خوشی سے اسلام لائی تھی اور بڑی رغبتی سے بتون کو چھوڑ دیا تھا اور کمال رغبت سے تیری طرف ہجرت کی تھی یا اللہ ایسا مت کرکہ بت پرست دشمن ہنسین اور اس مصیبت مین وہ بار مجھ پر مت ڈال جس کے اوٹھانے کی مجھ مین طاقت نہین انس کہتے ہین کہ ہنوز یہ کلام پورا نہ ہوا تھا کہ اوس لڑکے (مردہ) نے پاؤن ہلائے اور کپڑا منہ سے ہٹا دیا اور ہمارے ساتھ اوس نے کھانا کھایا اور حضرت کی وفات کے بعد تک زندہ رہا اور اس اثنا مین اس کی مان بھی انتقال کر گئی درمنثور مین ہے۔ اخرج اسحٰق بن بشیر وابن عساکر من طریق عن ابن عباس قال کانت الیہود یجسون الی عیسے الی ان قال فعوذ ات یوم بامرءۃ قاعدۃ عند قبر وھی تبکی فسالھا فقالت ماتت ابنۃ لی ولم یکن لی ولد

الرحمٰن وقلفرجی قوی باذن فلانۃ ثم نادای یا فلانۃ ثم رکعتین فصلے عیسیٰ غیرہا
فتحرک القبر ثم نادی الثانیہ فانصدع القبر ثم نادی الثانیہ
فخرجت وھی تنفض راسہا من التراب الحدیث ابن عباس
سے روایت ہے کہ ایک روز عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک عورت
پر ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی آپ نے حال دریافت
فرمایا اوس نے کہا میری ایک لڑکی تھی جس کے سوا میری
کوئی اولاد نہین وہ مرگئی آپ نے دو رکعت نماز پڑھکر اوس کو پکارا
کہ خدا کے حکم سے کھڑی ہو جا اور نکل آ اسکے ساتھ ہی قبر کو
حرکت ہوئی پھر دوسرے بار پکارا جس سے قبر شق ہوئی پھر
تیسرے بار پکارنے پر وہ لڑکی سر سے مٹی جھٹکتی ہوئی نکل آئی
دیکھو مرزائی صاحب یہ الٰہی قدرت کے نظارے اور خدا کے رسولن
کے معجزے جن کی خبر صحاح حدیث سے مل رہی ہے ان کا منکر
لاکلام بے ایمان و مردود اور سخت سفاک و دجال ہے۔ اب
جو مرزا نے اپنا مسلک لکھا ہے کہ مردہ کبھی زندہ نہین ہوسکتا
اور لکھا ہے کہ عیسیٰ کے معجزے عمل مسمریزم سے تھے یہ سید
المرسلین کے معجزات کا انکار اور دیگر انبیا علیہم السلام کے
خوارق و تصرفات کا بطلان صریح و صاف ہے کہا ایسا ہی

کذاب و جاہل ظل رسول ہو کر آتا اسلام کے مقسوم مین لکھا تھا
نہین۔ غلط۔ اور بالکل غلط۔ آپ کا خیال غلط۔ آپ کا مذہب غلط۔
آپ کا پیر غلط۔ آپ خود غلط۔ باقی آئندہ۔ (محمد عبد الغفار راشد دہلوی)



کتبہ مولا بخش طالبعلم مدرسہ غوث العلوم تلمیذ جناب مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب کاتب

مطبوعہ گلزار احمدی دہلی

پرنٹر ایم۔ ایم عباس